

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University Solved Assignments Spring 2026

Course Code:	201 Code
Course Name:	اسلامیات
Class:	Matric
Total Credit Hours	6
Total Assignments	4

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر: 03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔



واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔



واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں [MrPakistani](http://MrPakistani.com) ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Assignment 2

سوال نمبر 1: نماز کے انفرادی اور اخلاقی اثرات (وقت کی پابندی، صفائی، جگر) بیان کریں۔

تفصیلی جواب:

تعارف:

نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے اور روزانہ پانچ بار فرض ہے۔ یہ صرف ایک جسمانی عبادت نہیں بلکہ اس کے انفرادی اور اخلاقی اثرات بہت گہرے ہیں۔ نماز انسان کی زندگی میں نظم و ضبط، صفائی، تزکیہ نفس، اور رحمت الہی کا ذریعہ بنتی ہے۔

1. نماز کے انفرادی اثرات:

(الف) وقت کی پابندی (نظم و ضبط):

نماز کے پانچ اوقات طے شدہ ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔ ایک مسلمان کو ان اوقات پر نماز ادا کرنے کے لیے اپنے دن کی منصوبہ بندی کرنی پڑتی ہے۔ اس سے عادتاً انسان وقت کا پابند بن جاتا ہے۔ وہ اپنے کام، کاروبار، مطالعہ اور آرام کو نماز کے اوقات کے مطابق ڈھال لیتا ہے۔ یہ نظم و ضبط انسان کو کامیاب بناتا ہے۔

(ب) صفائی (طہارت):

نماز کے لیے وضو ضروری ہے۔ وضو میں منہ، ناک، ہاتھ، سر، پاؤں دھوئے جاتے ہیں۔ یہ دن میں پانچ بار جسم کی صفائی کا ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ کپڑوں اور جگہ کی پاکیزگی بھی شرط ہے۔ اس طرح مسلمان ہمیشہ صاف ستھرا رہتا ہے، جو بیماریوں سے بچاتا ہے اور سماجی طور پر قابل احترام بناتا ہے۔

(ج) جگر (صحت قلب و اعصاب):

نماز کے ارکان (رکوع، سجدہ، قیام) میں جسم کی حرکت ہوتی ہے، جس سے خون کی گردش بہتر ہوتی ہے۔ سجدہ میں دل سر سے بلند ہوتا ہے، جس سے دماغ میں خون کی فراہمی بڑھتی ہے۔ اس سے یادداشت اور ذہنی سکون ملتا ہے۔ علاوہ ازیں، نماز پڑھنے سے ذہنی تناؤ کم ہوتا ہے۔ طبی تحقیق کے مطابق نماز بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتی ہے اور دل کی بیماریوں کا خطرہ کم کرتی ہے۔ قرآن نے فرمایا: "أَلَا بَدْرُكَرَّ اللَّهُ تَعْلَمُ بِرَبِّ الْقُلُوبِ" (الرعد: 28)۔ یاد الہی سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔

(د) روحانی اطمینان:

نماز بندے کو اللہ سے جوڑتی ہے۔ انسان جب اللہ کے سامنے جھکتا ہے تو اسے یقین ہو جاتا ہے کہ اس کی تمام پریشانیوں کا حل اللہ کے پاس ہے۔ اس طرح وہ مایوسی اور گھبراہٹ سے نکل جاتا ہے۔

(ه) گناہوں سے بچاؤ:

فرمائیے ہیں:

"إِنَّ الصَّلَاةَ تَمْحُصُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ" (العنکبوت: 45)۔ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ جو شخص نماز پابندی سے پڑھتا ہے، اس کے دل میں اللہ کا خوف بیٹھ جاتا ہے، اور وہ گناہ سے ڈرتا ہے۔

2. نماز کے اخلاقی اثرات:



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں [MrPakistani](http://MrPakistani.com) ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

(الف) شکر گزاری:

نماز اللہ کے احسانات پر شکر ادا کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ انسان کا وجود، صحت، رزق سب اللہ کی نعمتیں ہیں۔ نماز پڑھ کر بندہ شکر بجالاتا ہے۔ شکر گزار انسان متکبر اور ناشکر نہیں ہوتا۔

(ب) عاجزی اور انکسار:

نماز میں بار بار سجدہ کیا جاتا ہے، جہاں انسان اپنی پیشانی زمین پر رکھتا ہے۔ یہ اس کی عاجزی اور انکسار کی علامت ہے۔ جو شخص نمازی ہے، وہ دوسروں کے سامنے بھی متکبر نہیں ہوتا۔ وہ جانتا ہے کہ سب سے بڑی ہستی اللہ ہے۔

(ج) صبر و تحمل:

نماز کے وقت انسان اپنی خواہشات کو روکتا ہے۔ مثال: کھانا کھاتے وقت اگر نماز کا وقت ہو جائے تو وہ کھانا چھوڑ کر نماز پڑھتا ہے۔ اس سے صبر کی عادت بنتی ہے۔ علاوہ ازیں، مصیبت کے وقت نماز صبر کا سبق دیتی ہے۔

(د) اخلاقی پاکیزگی (جھوٹ، غیبت، چغلی سے بچاؤ):

ایک نمازی کا دل روزانہ پانچ بار اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اس لیے وہ جھوٹ بولنے، غیبت کرنے، لوگوں کو ایذا دینے سے ڈرتا ہے۔ نماز اس کے کردار کو سنوار دیتی ہے۔

(ه) وقت کی قدر:

نماز کے ساتھ وقت کی پابندی سے انسان وقت کی قدر کرنا سیکھتا ہے۔ وہ اپنے اوقات کو ضائع نہیں کرتا۔ یہ اخلاقی خوبی ہے۔

نتیجہ:

نماز انسان کے جسم، دماغ، دل اور اخلاق کو سنوارنے والی بہترین عبادت ہے۔ یہ اسے صاف ستھرا، پابند وقت، صابر، شکر گزار، اور نیک کردار بنا دیتی ہے۔ جو لوگ نماز کو چھوڑ دیتے ہیں، ان کی زندگی میں بے راہ روی اور اخلاقی زوال پیدا ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 2: نماز باجماعت کے معاشرتی فوائد اور اس کے ذریعے پیدا ہونے والے اتحاد پر بحث کریں۔

تفصیلی جواب:

تعارف:

نماز باجماعت کا مطلب ہے کہ دو یا زیادہ افراد مل کر ایک امام کی اقتداء میں نماز ادا کریں۔ اسلام نے جماعت کو بہت اہمیت دی ہے۔ خاص طور پر مردوں کے لیے مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ اس کے معاشرتی فوائد بے شمار ہیں۔

احادیث میں فضیلت:

رسول ﷺ نے فرمایا: "جماعت کی نماز تمہا نماز سے ساتویں درجے (یا پچیس گنا) زیادہ فضیلت رکھتی ہے" (بخاری)۔

معاشرتی فوائد:



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں [MrPakistani](http://MrPakistani.com) ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

1. اتحاد و یکاگت: (Unity)

نماز باجماعت میں لوگ ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں، کندھے سے کندھا ملا کر، پاؤں سے پاؤں۔ اس میں کوئی امیر، غریب، سفید، کالا، عرب، عجم — سب برابر ہیں۔ یہ منظر امت کے اتحاد کی عملی تصویر ہے۔ یہ فرقہ واریت اور طبقاتی تقسیم کو ختم کرتا ہے۔

2. مساوات کا درس: (Equality)

باجماعت نماز میں ایک بادشاہ اور ایک معمولی مزدور ایک ساتھ سجدہ کرتے ہیں۔ امام کا انتخاب تقویٰ کی بنیاد پر ہوتا ہے، نہ کہ دولت یا نسب کی۔ یہ اسلامی مساوات کا مظہر ہے۔

3. باہمی محبت و بھائی چارہ: (Brotherhood)

جب لوگ روزانہ پانچ بار ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو ان میں باہمی شناسائی اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ وہ ایک دوسرے کے حالات، مشکلات اور خوشیاں بانٹتے ہیں۔ ضرورت مند کی مدد کرتے ہیں۔

4. باہمی تعاون: (Cooperation)

مسجد میں جماعت کے بعد لوگ ایک دوسرے سے ملتے ہیں، تجارت، روزگار، علاج معالجہ کے بارے میں مشورے کرتے ہیں۔ کسی کی شادی میں شرکت کرتے ہیں، کسی کے جنازے میں جاتے ہیں۔ یوں معاشرتی تعاون بڑھتا ہے۔

5. اتحاد و صف (وقت کی یکسانی):

جب پوری امت ایک ہی وقت میں ایک ہی سمت (قبلہ) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتی ہے تو یہ ظاہری علامت ہے کہ ان کا مقصد، ان کا رب، ان کا رسول ایک ہے۔ یہ نفاق اور اختلاف کو کم کرتا ہے۔

6. نظم و ضبط کا سبق: (Discipline)

امام کی تکبیر پر سبھی کھڑے ہوتے ہیں، اس کے سجدہ سے پہلے کوئی نہیں اٹھتا۔ اس مشق سے لوگ دوسرے معاملات میں بھی نظم و ضبط کے عادی ہو جاتے ہیں۔

7. معاشرتی امن: (Social Peace)

جب لوگ اللہ کے سامنے جھکتے ہیں تو ان کے دلوں سے کینہ، حسد، بغض نکل جاتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اس سے معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔

8. رمضان میں تراویح اور عید کی نماز:

یہ اجتماعات لاکھوں افراد کو اکٹھا کر دیتے ہیں، جو انتہائی مؤثر اتحاد کی علامت ہیں۔

اتحاد کی نشوونما کیسے ہوتی ہے؟

- جماعت سے مسلسل ملاقات سے غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں۔
- امام کے خطبے (جمعہ وغیرہ) لوگوں کو اتحاد کی تلقین کرتے ہیں۔
- مسجد کے نظام (اذان، صف بندی، امامت) سے اجتماعی زندگی کو منظم کرنے کا طریقہ آتا ہے۔

نماز باجماعت کے بغیر معاشرہ کیسا ہوگا؟

اگر لوگ جماعت ترک کر دیں تو مساجد ویران ہو جائیں گی، لوگ ایک دوسرے سے ملنا چھوڑ دیں گے، انفرادی نماز پڑھنے والے بھی رفتہ رفتہ نماز چھوڑ دیں گے۔ اس طرح معاشرے میں خود غرضی، بے راہروی اور بے یقینی پھیل جائے گی۔ لہذا جماعت مؤثر ہے۔



[یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔](http://MrPakistani.com)

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں [MrPakistani](http://MrPakistani.com) ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

حدیث کا سبق:

رسول ﷺ نے فرمایا: "لوگ نماز باجماعت چھوڑ دیں گے، تو اللہ ان کے دلوں میں نفاق ڈال دے گا" (مسلم)۔

نتیجہ:

نماز باجماعت صرف ایک عبادت نہیں بلکہ امت مسلمہ کو مضبوط بنانے کا ذریعہ ہے۔ یہ مساوات، بھائی چارہ، نظم، محبت، اور اتحاد کی جامع تربیت گاہ ہے۔

سوال نمبر 3: روزے کے روحانی فوائد اور انسانی نفس کی پاکیزگی پر اس کے اثرات لکھیں۔

تفصیلی جواب:

تعارف:

روزہ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ ماہ رمضان میں ہر بالغ مسلمان پر طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے، پینے اور شہوانی خواہشات سے رکنا واجب ہوتا ہے۔ روزے کا مقصد صرف بھوکا رہنا نہیں بلکہ تقویٰ حاصل کرنا ہے۔ قرآن فرماتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" البقرہ: 183

روحانی فوائد:

1. اللہ کی رضا اور قرب الہی:

روزہ دار اللہ کی خاطر اپنی بنیادی ضروریات سے رک جاتا ہے۔ اس سے اللہ سے محبت اور قربت بڑھتی ہے۔ اس کے اندر اخلاص پیدا ہوتا ہے۔ حدیث قدسی میں ہے: "ہر عمل آدمی کا اپنے لیے ہے، سوائے روزے کے، وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا" (بخاری)۔

2. نفس کی اصلاح اور تربیت:

نفس انسان کو ہمیشہ برائی پر ابھارتا ہے۔ روزے سے نفس کو قابو کرنا سکھایا جاتا ہے۔ انسان جب اپنی خواہشات پر قابو پا لیتا ہے تو وہ دوسری برائیوں (غصہ، حسد، لالچ) پر بھی قابو پانے کی صلاحیت حاصل کر لیتا ہے۔

3. گناہوں کی بخشش:

رسول ﷺ نے فرمایا: "جو شخص رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے روزے رکھے، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں" (بخاری)۔ روزہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔

4. شیطان سے بچاؤ:

رمضان میں شیطان قید کر دیے جاتے ہیں، اور انسان کی برائیوں کا محرک کمزور ہو جاتا ہے۔ اس سے روحانی پاکیزگی بڑھتی ہے۔

5. دعاؤں کی قبولیت:

روزہ دار کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی: روزہ دار جب تک روزہ کھولے، عادل امام، اور مظلوم" (ترمذی)۔



[یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔](https://www.pakistani.com)

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں [MrPakistani](http://MrPakistani.com) ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

6. ذکر و عبادت کی طرف رغبت:

روزہ دار کھانے پینے سے فرصت پاتا ہے، تو وہ وقت باقی عبادتوں (تلاوت، ذکر، نماز) میں صرف کرتا ہے۔ خاص کر رمضان میں تراویح اور شب قدر کی عبادت روحانی منازل طے کراتی ہے۔

انسانی نفس کی پاکیزگی پر اثرات:

1. تقویٰ (پرہیز گاری):

جیسا کہ آیت میں ہے، روزے کا اصل مقصد تقویٰ ہے۔ تقویٰ سے نفس گناہوں سے بچنے کی عادت ڈالتا ہے۔ ایک روزہ دار جب بھوکا ہونے کے باوجود کھانا دیکھ کر رک جاتا ہے تو اس کا نفس گناہوں سے بھی رکنے کی مشق کر لیتا ہے۔

2. صبر کا جذبہ:

روزے میں بھوک، پیاس، کمزوری کا صبر کرنا پڑتا ہے۔ یہ صبر آہستہ آہستہ انسان کے اندر مستقل صفت بن جاتا ہے۔ وہ زندگی کی مصیبتوں پر بھی صبر کرنے لگتا ہے۔

3. شکر گزاری کا جذبہ:

جب روزہ دار بھوکا رہتا ہے تو اسے اُن لاکھوں انسانوں کا احساس ہوتا ہے جو بھوکے سوتے ہیں۔ پھر جب وہ روزہ کھولتا ہے تو اللہ کی نعمتوں کی قدر کرنے لگتا ہے۔ اس طرح شکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

4. نفس کو غلط امور سے روکنا:

روزہ صرف کھانے پینے سے نہیں رکتا بلکہ اس میں جھوٹ، غیبت، جعلی، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑے سے بھی رکتا ہوتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص جھوٹ اور اس پر عمل ترک نہ کرے، اللہ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے" (بخاری)۔ اس طرح روزہ نفس کو پوری طرح پاکیزہ کر دیتا ہے۔

5. نفس کی سرکشی کا خاتمہ:

بلاروک ٹوک کھانا پینا اور خواہشات کی تکمیل نفس کو سرکش بنا دیتی ہے۔ روزہ اس سرکشی کو توڑ دیتا ہے۔ انسان اپنے آپ کا مالک بن جاتا ہے۔

6. تزکیہ نفس (Self-Purification):

روزے سے نفس کی تزکیہ ہوتی ہے۔ وہ پاکیزہ، نرم اور اللہ کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ یہی تزکیہ کامیابی کی کلید ہے۔

نتیجہ:

روزہ روحانی طور پر انسان کو اللہ کے قریب، گناہوں سے پاک، صابر، شکر گزار، اور نفس پر قابو پانے والا بنا دیتا ہے۔ یہ انسان کے اندر تقویٰ پیدا کر کے اسے سنوار دیتا ہے۔

سوال نمبر 4: روزے کے معاشرتی فوائد (بھدردی، مساوات، ایثار) پر ایک جامع مضمون تحریر کریں۔

تفصیلی جواب:



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں [MrPakistani](http://MrPakistani.com) ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

تعارف:

روزہ صرف انفرادی عبادت نہیں بلکہ اس کے گہرے معاشرتی اثرات بھی ہیں۔ روزہ انسان کو تنہائی سے نکال کر پوری امت کے ساتھ ہم درد اور ہمدرد بناتا ہے۔ رمضان میں لوگوں کے درمیان بھائی چارہ، ایثار، اور مساوات کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔ یہاں مضمون کی شکل میں روزے کے معاشرتی فوائد پیش کیے جا رہے ہیں۔

پہلا فائدہ: ہمدردی (Empathy)

روزہ دار جب دن بھر بھوکا اور پیاسا رہتا ہے تو اسے اُن لاکھوں انسانوں کی حالت کا احساس ہوتا ہے جو دنیا میں بھوک اور افلاس کا شکار ہیں۔ یہ احساس محض نظر یہ نہیں رہتا، بلکہ عملی شکل اختیار کرتا ہے۔ رمضان میں صدقہ و خیرات کی مقدار بہت بڑھ جاتی ہے۔ لوگ فقراء کو افطار کھلاتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس نے کسی روزہ دار کو افطار کروایا، اسے روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا" (ترمذی)۔

ہمدردی کی برکت سے معاشرے میں غریبوں اور امیروں کے درمیان فاصلہ کم ہوتا ہے۔ امیر خود کو غریب کی جگہ رکھ کر سوچنے لگتا ہے۔ چنانچہ رمضان میں فلاحی کاموں کا ایک سیلاب آجاتا ہے۔

دوسرا فائدہ: مساوات (Equality)

روزے میں امیر اور غریب دونوں ایک ہی طرح سے بھوکے رہتے ہیں۔ دونوں کو سحری اور افطار میں اٹھنا پڑتا ہے۔ دونوں کی نمازیں اور عبادت ایک جیسی ہوتی ہیں۔ اس طرح طبقاتی امتیاز ختم ہو جاتا ہے۔ جب ایک کروڑپتی شخص بھوکا رہتا ہے تو اس کے اندر غریب کے لیے غرور اور تکبر کی جگہ رحمت آ جاتی ہے۔

رمضان میں مساجد میں افطار کے اجتماعات ہوتے ہیں جہاں سب ایک صف میں بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں، کوئی امتیاز نہیں۔ عید کے دن سب نیا کپڑا پہنتے ہیں، سب خوش ہوتے ہیں۔ یہ سب مساوات کو فروغ دیتا ہے۔

تیسرا فائدہ: ایثار (Altruism / Selflessness)

ایثار کا مطلب ہے دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دینا۔ رمضان میں مسلمان اپنی بھوک کے باوجود دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں، افطار کے انتظامات کرتے ہیں۔ صحابہ کرام کا ایثار مشہور ہے کہ وہ خود بھوکے رہتے تھے مہمان کو کھانا کھلاتے تھے۔

آج کل رمضان میں لوگ صدقہ فطر، زکوٰۃ، خیرات میں حصہ لیتے ہیں۔ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھے والے دوسروں کی خدمت کرتے ہیں۔ یہی ایثار معاشرے میں محبت کی فضا بناتا ہے۔

چاروں فائدہ: اخوت اور بھائی چارہ (Brotherhood)

رمضان میں مساجد آباد ہو جاتی ہیں، تراویح میں لوگ مل کر نماز پڑھتے ہیں۔ روزہ افطار کرنے کے لیے لوگ دعوتوں کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس سے رشتے مضبوط ہوتے ہیں۔ اگر دو پڑوسیوں میں لڑائی ہو تو رمضان میں وہ صلح کر لیتے ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: "جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اور شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں" (بخاری)۔ اس لیے اس مہینے میں معاشرتی برائیاں کم ہو جاتی ہیں اور نیکیاں بڑھ جاتی ہیں۔

پانچواں فائدہ: غریبوں کے حقوق کی ادائیگی



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

رمضان میں زکوٰۃ، صدقہ فطر، اور خیرات کا اہتمام ہوتا ہے۔ زکوٰۃ اسلام کا ایک رکن ہے جو مالداروں پر فرض ہے۔ رمضان میں لوگ اپنی زکوٰۃ نکالتے ہیں جس سے غریبوں کی مدد ہوتی ہے۔ صدقہ فطر عید سے پہلے ادا کیا جاتا ہے تاکہ غریب بھی عید منا سکیں۔ اس طرح روزہ معاشرتی انصاف کا ذریعہ بنتا ہے۔

چھٹا فائدہ: صبر اور تحمل کی تعلیم

روزہ دار کو صبر کرنا سکھایا جاتا ہے۔ جب پورا معاشرہ صبر کرنے لگتا ہے تو معاشرے میں جھگڑے، تشدد، اور غصے کی وارداتیں کم ہو جاتی ہیں۔ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ نرمی اور شفقت سے پیش آتے ہیں۔

ساتواں فائدہ: اجتماعی عبادت کا فروغ

رمضان میں تراویح، نماز باجماعت، قرآن خوانی کے حلقے بڑھ جاتے ہیں۔ یہ اجتماعات لوگوں کو متحد کرتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی عبادت کرتے ہیں، غم و خوشی میں شریک ہوتے ہیں۔

نتیجہ:

روزہ محض بھوکا رہنے کا نام نہیں بلکہ یہ معاشرتی انقلاب کا ذریعہ ہے۔ یہ ہمدردی، مساوات، ایثار، اخوت، اور انصاف جیسی اقدار کو فروغ دیتا ہے۔ اگر رمضان کے بعد بھی انہی اقدار کو قائم رکھا جائے تو معاشرہ جنت کا نمونہ بن سکتا ہے۔



سوال نمبر 5: زکوٰۃ کے روحانی اور اخلاقی فوائد (مال کی پاکیزگی، بخل کا خاتمہ) پر نوٹ لکھیں۔

تفصیلی جواب:

تعارف:

زکوٰۃ اسلام کا چوتھا رکن ہے۔ یہ مالدار مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اپنے مال کا ڈھائی فیصد (2.5%) مستحقین کو دیں۔ زکوٰۃ کا لفظی معنی "پاکیزگی" اور "نمو" ہے۔ قرآن میں زکوٰۃ کو نماز کے ساتھ بار بار ذکر کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ کے روحانی اور اخلاقی فوائد بے شمار ہیں۔

روحانی فوائد:

1. مال کی پاکیزگی: (Purification of Wealth)

اللہ فرماتا ہے:

"(خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَيُزَكِّيهِمْ بِهَا) "التوبہ: 103"

ترجمہ: ان کے مالوں سے صدقہ (زکوٰۃ) لو جس کے ذریعے تم انہیں پاک کرو گے اور ان کے مالوں کو بڑھاؤ گے۔ زکوٰۃ دینے سے باقی ماندہ مال حلال اور پاکیزہ ہو جاتا ہے۔ ورنہ اگر زکوٰۃ نہ دی جائے تو باقی مال میں حرام کی آمیزش ہو جاتی ہے۔

2. اللہ کی رضا اور قرب:

زکوٰۃ دینے سے بندہ اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ اللہ نے زکوٰۃ دینے والوں کے لیے بہترین بدلے کا وعدہ کیا ہے۔



[یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔](#)

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں [MrPakistani](http://MrPakistani.com) ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

3. گناہوں کی مغفرت:

زکوٰۃ دینے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ رسول ﷺ نے فرمایا: "صدقہ (زکوٰۃ) گناہوں کو اسی طرح بھجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو بھجھاتا ہے" (ترمذی)۔

4. مال میں برکت: (Blessings)

زکوٰۃ دینے سے اللہ باری مال میں برکت ڈال دیتا ہے۔ حقیقت میں مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

"وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُغْنِيكُمْ" (سبا: 39)

5. جنت کی ضمانت:

جو لوگ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، ان کے لیے جنت کی بشارت ہے۔

اخلاقی فوائد:

1. بخل کا خاتمہ: (Elimination of Miserliness)

بخل ایک بری صفت ہے جس کی وجہ سے انسان مال جمع کرتا ہے اور خرچ نہیں کرتا۔ زکوٰۃ اس مرض کا علاج ہے۔ جب انسان مجبوراً (شرعاً) اپنا مال نکالتا ہے تو اس میں فیاضی پیدا ہوتی ہے۔ رفتہ رفتہ وہ رضاکارانہ صدقات بھی دینے لگتا ہے۔ قرآن نے بخل کرنے والوں کو سخت عذاب کی وعید سنائی ہے۔

2. ہمدردی اور دوسروں کی مدد کا جذبہ:

زکوٰۃ دینے سے انسان میں دوسروں کے دکھ درد کا احساس بیدار ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے مال میں دوسروں کا بھی حق ہے۔ اس سے معاشرے میں محبت اور فلاح و بہبود پھیلتی ہے۔

3. تواضع اور انکسار: (Humility)

جب انسان زکوٰۃ دیتا ہے تو اسے اپنی دولت پر غرور نہیں رہتا۔ وہ جانتا ہے کہ یہ دولت اللہ کی عطا ہے، اسی لیے اس میں سے دوسروں کو دینا ضروری ہے۔

4. نفس کی طہارت: (Self-Purification)

زکوٰۃ نفس کو حرص، لالچ، اور دنیا کی محبت سے پاک کرتی ہے۔ انسان مادی اشیاء سے دل نہیں لگاتا۔

5. معاشرتی انصاف کا قیام:

زکوٰۃ دولت کی گردش کو یقینی بناتی ہے۔ مال صرف امیروں کے ہاتھ میں نہیں رک جاتا بلکہ غریبوں تک پہنچ جاتا ہے۔ اس طرح سطحی عدم مساوات کم ہوتی ہے۔

مال کی پاکیزگی کی تفصیل:

زکوٰۃ دینے سے دو پہلوؤں سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے:

• ذاتی پاکیزگی: انسان کے نفس کو بخل اور حرص سے پاک کرنا۔

• مالی پاکیزگی: باقی ماندہ مال کو حلال اور پاک بنانا۔

اللہ فرماتا ہے کہ جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور زکوٰۃ نہیں دیتے، ان کے لیے جہنم کی آگ تیار ہے۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

